



ہندستانی رقص امریکہ میں

لارن مونسن

ایلن نے کہا کہ واٹھن میں بہت طوفانی مصروفیتوں کے بعد پروگرام آپس میں ربط بھیپڑا اور ترستیل و ایمیڈیم کا ایک موتحدر فراہم کرتے ہیں۔ کچھ دنیا کے ان حصول میں بھی ہندوستانی ڈانسرز کا شینول کافی تھت لاس انجلیس میں بھی جن کے ساتھ امریکے کے سرکاری سفارتی روپا ہائیکس ہیں "ہم لوگ ایک رہے گا۔ کیلی فورنیا میں وہ لوگ میزیزم دیکھیں گے۔ مائی دوسرے سے بیشتر آرٹ اور ڈگری کی زبان میں بات کرتے ہیں۔" اسٹار آن ہالیڈے وے اسکی قیمت دیکھنے جائیں گے۔ اس کلاس اور سالا کلاس میں شریک ہوں گے۔ ایلن نے جریدہ تایا کہ ان رقصوں کو جو خالی اوقات میں گے اس کے دوران وہ جنگن گئی تھیں۔ انہوں پہلے دورے کا ذکر کیا جس کے دوران وہ جنگن گئی تھیں۔ انہوں کی بڑے کلب میں امریکہ کی رات کی زندگی کی ایک بھلک نہ تایا "میں نے وہاں بہت کچھ سکھا اور جس میں میں نے جو کچھ سکھا وہ پہاڑ کر رقص کر دیا ہم کیسے خوشی دکھانے تھے ہیں اور دکھانے کے لئے انہیں کسی مشورہ کلب میں بھی لے جایا جائیگا۔

ان رقصوں کو تھے ماعول اور نئے تجربے سے متعارف ہذبات کا کیسے اٹھا کر سکتے ہیں۔" اس پروگرام کا مقصد یہ ہے کہ آرٹ کرنے کے علاوہ بھی "اس پروگرام کا مقصد یہ ہے کہ آرٹ کے ساتھی سیرکی حیثیت سے انہوں نے دوسرا دورہ ہندوستان کا کیا۔ ایلن نے تایا "ہندوستان میں مجھے ترانی اور شاعری کا ساتھ جو جان لوگوں کی زندگی کو بہتر بنانے کی کوشش کی جائے۔" احساس ہوا جس نے مجھ پر اس وسیع و عریض ملک کی چیزوں کی وجہ سے اپنے جس کی کوئی خدمت ہے۔ آپ جس کی کوئی ضرورت مندوں کیتھے ہیں اس کی مدد کرنے کیلئے چاہتے ہیں۔"

رقص کی مشترکہ زبان

واٹھن میں ہندوستانی رقصوں کے ایک بخش کے قیام کی اہم مصروفیات کے بارے میں پوچھا گیا تھا جو ہندوستانی رقصوں نے تایا کہ اپنے سرگرمیوں کے دوران ان کی ملاقات جن امریکی ڈانسرز کے ہوں ان کے ساتھ ایک اپنائی کیا جائے۔

ایک نوجوان گورنٹ نے بتایا کہ "ایک طاقت ورزی میں ہر ہے جو بطور آرٹ ہم لوگوں کو ایک ہندوستان میں پاندھی ہے۔" اسی گورنٹ نے یہ بھی بتایا کہ امریکہ میں ڈانسرز اور ڈگری ڈانسرز کو دیکھ دیکھ کرنے کا حق ملے گا۔ اس نے کہا کہ اسکویں لفاظ میں اور آرٹ سے تعلق رکھنے والے دوسرے بیانی ڈانسرز میں اور

ٹھکرے خارج کے ثقافتی مہمان پروگرام کے قوت ہندوستان سے رقصوں کا ایک گروپ امریکے پہنچا تو ان کے لئے یہاں ایک کافی مشغول شینول پہلے سے تیار تھا۔ جس میں ماہر کلاسوں کا ایک پروگرام بھی تھا امریکی رقصوں اور ارٹس کے طلباء کے ساتھ ہاتھ اور ملاقاً توں کا پروگرام تھا اور امریکہ کے دو بڑے شہروں کا دو روزہ بھی شامل تھا۔

ان نوجوان آرٹشوں کو ہندوستانی کالائی رقص پر عمل اور اسٹاکس کے ساتھ قدم رکھنے اور اٹھانے کی تربیت دی گئی۔ ان کا پروگرام دو بخش کا تھا۔ واٹھن میں ۲۸ اپریل سے ۲۹ اپریل تک اور لاس انجلیس میں ۲۹ اپریل سے ۳۰ میں تک۔ اس دو بخش کے پروگرام میں ادا کار، در رقص اور رقص ہدایات کا رہ ڈے ہے۔ بی ایلن ان ہندوستانی رقصوں کو اپنے ساتھ ہر جگہ لے کر گیں۔

ڈے بی ایلن ایک فلم میں کام کرنے کی وجہ سے کافی مشہور ہوئی ہیں۔ بعد ازاں اسی فلم پر میل ویژن کے ایک سیریل میں بھی ایلن نے کام کیا اور یہ سیریل بھی ان کی شہرت میں اضافہ کا باعث ہے۔ امریکی ٹھکرے خارج تھے ڈے بی ایلن کو امریکہ کا ثقافتی سیرکر کیا ہے۔ وہ ثقافتی مہمان پروگرام میں شامل ہیں اور ایلن الاقوامی ثقافتی چالوں کی پروگرامیوں میں سے ایک ہیں۔

۲۸ اپریل کو واٹھن کے جان ایلف کینڈی سینٹر قارڈی پر قارہنگ آرٹس میں ایک پرنس ہنگریگ کے دوران ایلن اور آٹھ ہندوستانی رقصوں کے ساتھ امریکی ٹھکرے خارج اور کینڈی سینٹر کے عہدیداروں نے ٹن کو فروغ دیئے والے چالوں پروگراموں کی اہمیت کو اجاگر کیا۔ ایلن نے کہا کہ اس طرح کے



دیپی ٹیبل نے جزید کہا کہ امریکی میرزاں نے ان کا اور ان پر سامنے آگئے۔ ”ان سے پوچھا گیا کہ امریکے میں رقصوں کے ساتھی ڈانسروں کا پرتپاک خیز مقدم کیا۔ انہوں نے یہ بھی بتایا کہ رقص کے روشنی میں شامل کر لینے کا امکان ہے تو ہندوستانی رقص کے روشنی میں شامل کر لینے کے روشنی میں شامل کر لینے کے روشنی میں زیادہ سے زیادہ چانس کو بدی میتھا تھے۔ دیپی نے کہا ”مجھے یہاں کے لوگوں سے یہار ہو گیا۔ وہ لوگ کافی روچپ ہیں۔“

ایک اور ہندوستانی ڈانسر جان بریٹنے امریکے کے آرٹس اسکولوں میں اپنے تجربے کے بارے میں اپنے خیالات کا اظہار سے جو سبق حاصل کیا اس کے ذریعہ ہمیں سامنہ رقص سکھایا گیا۔ کچھ درست نیچپ آئے انہوں نے شنکو اور لبڑا رقص کیا۔ بریٹنے بتایا کہ واٹکشن میں ڈانسروں کو پورے بخام سے تھارف کرتے ہوئے یہ بتایا گیا کہ ”آرٹس کو یہاں کس طرح سکھایا۔ لامی امریکے کے پاٹلوب اور ان کے علاوہ جماں ملکم کیا جاتا ہے اور کیسے اس کو مد یا پھچائی جاتی ہے۔ جیسے کہنی چاہتا ہے کہ وہ ہندوستانی رقصوں اور رقص کے بناۓ کاروں سینر میں آرٹس کے مجہٹ اور ایمنٹریشن کے بارے میں پرا شروع از ہو سکے گے۔“

جانکاری حاصل کرنے کا کافی ہمارت جگہ پہلو۔ ہمارے سامنے ان رقصوں نے اس طرف اشارہ کیا کہ یہاں کی پڑھی بیتی ہوئی تقویت کا اعلیٰ نویت کے رقص کے کالیکی یونہوں پر اڑپڑنا تقریباً لازمی ہے۔ مثال کے طور پر دیپی ٹیبل نے کہا ”ہندوستان اس کام میں ہمارے لئے آسانیاں فراہم کر سکتے ہیں۔“

ایسی موضوع کو جزیدہ وضاحت سے پیش کرتے ہوئے دیپی ٹیبل نے کہا کہ ہندوستان میں ابھی بھی ”یونیورسٹی کی سلی پر ڈانس کی ذکری رکھی کا تصور“ عملی مثال اختیار نہیں کر سکا ہے۔ شنکن کی ذکری کا ضرورت پر بھی زور دیا۔ انہوں نے کہا کہ دولت مدت صحتی ترقی یافتہ ملکوں میں بھی رقص کی دیبا خدوش ہے۔ علموں سے ہوئی ”وہ سب کے سب رقص کی تمام وہیں کے متابے میں آج بھی سب سے کم توجہ دی جاتی ہے۔“ امیں نے کہا کہ نوجوان تھے، دیپی نے جزید کہا کہ امریکی یونیورسٹیوں میں ڈانس سیست پر فارمنگ آرٹس میں ذکری کو رس کی سہولت دیتیا ہے۔“

بریٹنے اس خیال سے اتفاق کیا اور اس کا اضافہ بھی کیا کہ ”آپ ہندوستان میں یونیورسٹی کے نصاب کے اخراج اس کی پھولنے والیں میں مدھی ہے۔ امریکی ٹکڑے خارج کے شافتی مہماں تھیم نہیں حاصل کر سکتے۔“ ہندوستان میں ڈانس کے تمام اشویو پر گرام میں اس بات کو تحقیق ہایا جاتا ہے کہ آرٹس اپنے میل پر پڑھتے ہیں۔ یعنی رسمی اور یونیورسٹی کا خیالات کا حکم کھلا اظہار کریں اور اپنی امیت میں اضاف کریں اس لئے ضروری ہے ”کے یہ سلسلہ چاری رہے۔“ □

ٹیبل نے کہا ”مجھے یہ کچھ کر خوش ہو گی کہ ہندوستان میں ایک نظام قائم ہوئے جس کے تحت اسکول میں ڈانس کی تعلیم دی جائے، ڈانس کا احترام ہو اور یہ پاسیدار کریں کہ مقابلے کے میں اسکو میں اپنے میں ادا کر سکے۔“

حوالی سطح پر بھی ”یہاں آرٹسٹوں کو کافی سہارا ملتا ہے۔“ اس نے کہا کہ ہندوستان کی صورت حال اس سے بہت لائف ہے جہاں آرٹسٹوں کا کلام اپنے نیگ جاری رکھتے اور ایک سارے فنکاروں کی جیتیں سے مشاخت حاصل کرنے کے لئے کافی جدوجہد کرنی پڑتی ہے۔ اس نے کہا ”میں یہاں کے اجتماعی رسائی پر گراموں سے کافی حاثر ہوئی، کیونکہ ہندوستان میں اپنے پروگرام جیسے ہوتے۔“ اس نے اعلیٰ ماہرین سے مطالبہ کیا کہ واٹکشن بننے کے آرزو مندوں کو اسکاراٹ پر دی جائے۔ اس کا کہنا ہے کہ اگر اسکاراٹ پر دیتیاب ہو جائے تو ”ہمیں یعنی ہے کہ ہم یہ دیکھ سکیں گے کہ ہندوستان اپنے بہترین فنکاروں کو مترجم کے لئے سمجھنے کا اہل ہو جائے گا۔“

کافی رقصوں نے واٹکشن میں رقص کے تحدی طلباء اور ان کے اساتذہ سے رقص کے لائف اسٹوب سیجن کے موقع کی موجودگی پر کافی جوش و جذبے کا اظہار کیا۔ مثال کے طور پر ایک اور دو شیزہ دیپی ٹیبل نے کہا کہ واٹکشن اسیسا اسکولوں میں ”بڑا جہت انگریز نصاب ہمارے سامنے آیا۔ ہم نے ہارڈ یونیورسٹی کے ڈانس اسٹوڈیو میں جماں کا ہےپ ڈانس سیکھا اور افریقی تقلیلی رقص کے میں بھی سکھا۔ ایسا اسٹوڈیلے کا لاس بھی کے۔ ہم لوگوں نے رقص کا افریقی امریکی اسٹوب بھی سکھا۔ ہمیں ہر جنم کا رقص کرنا چاہا گلا تھا۔“

مقابل صفحہ اوپر: ہندوستانی رقص ”دانا ناتالی سن بریگزیز اینڈ کمپنی کی آرٹیسٹس نا ترکلر (اوپر دور باقیں) دانا ناتالی سن بریگزیز کے ساتھ ایک گروپ فونو ٹھیکنچو وہ هو۔ ساتھ میں کمپنی کے دوسرے ارکان۔

مقابل صفحہ نیچہ: کلچرل و زیمن ہر گروپ کے تحت واشنگٹن نیڈی میں گھٹ آئندہ رقصوں کی نیم نہ دانا ناتالی سن بریگزیز کی کمپنی کا دورہ کیا۔ میری لینڈ کے ان کے موشن اسٹوڈیو میں انہوں نے ریور سل بھی کیا۔

نیچہ: تھافتی رابطہ تعلقات و رہنماؤں کو بلندی عطا کرتے ہیں۔ گزشتہ موسم خزان میں امریکی فنکاروں نے یہیں ایلن اہنڈا طائفہ کے ساتھ ہندوستان آئی تھیں اور انہوں نے مہمی میں شیوا مک ڈاؤر کے تعاون سے اپنا فن پیش کیا تھا۔

